قربان علی خان

پشاور

اپریل-جون ۱۹۹۹ء کے شمارے میں ''انجیلی مسیحیوں کی تعداد میں اضافہ'' کے تحت لکھا گیا نوٹ دلچسپی سے پڑھا، مگر ''کرسچینیٹی ٹوڈے'' کے حوالے سے دیے گئے یہ اعداد و شمار غلط اور گمراہ کن ہیں۔ ''کرسچینیٹی ٹوڈے'' کے اعداد و شمار محض پروپیگنڈا ہیں جو غالباً مسیحیت کی اشاعت کے نام پر منفعت کے حصول اور مسلمانوں میں مایوسی پھیلانے کے لیے پیش کیے گئے ہیں۔

لکھا گیا: ''کرسچینیٹی ٹوڈے کے مطابق اس صدی کے آغاز میں افریقہ میں مسیحی آبادی چالیس لاکھ تھی اور مسلمان چھ کروڑ تھے۔ آج صورتِ حال یہ ہے کہ ۲۷ کروڑ پچاس لاکھ افریقی مسیحیت کے دامن سے وابستہ ہیں، جبکہ ایک کروڑ ۲۹ لاکھ افراد کی پہچان اسلام کے حوالے سے ہے۔ بڑی بڑی مسیحی آبادیاں براعظم کے جنوبی حصے میں ہیں۔ مندرجہ ذیل ممالک میں مسیحی کل آبادی کا ۷۰ سے لے کر ۹۲ فیصد تک ہیں۔ برونڈی، جمہوریہ کانگو (سابقہ زائرے)، جنوبی افریقہ، رونڈا، سوازی لینڈ، کانگو، کینیا، گیبون، لیسوتھو (صفحات ۹۰-۹۱)۔''

جہاں تک اِس پیراگراف کے پہلے حصے کا تعلق ہے، اِس میں رواں صدی کے آغاز میں مسلمان اور مسیحی آبادی کے اعداد و شمار دیے گئے ہیں، مگر کسی ماخذ کا حوالہ نہیں دیا گیا، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ''کرسچینیٹی ٹوڈے'' کے اپنے تخلیق کردہ ہیں، تاہم موجودہ زمانے کے اعداد و شمار تو قطعی غلط اور بے بنیاد ہیں۔

دی ورلڈ المینک اینڈ بک آف فیکٹس (The Woeld Almance and Book of Facts) میں دیے گئے جدول کے مطابق افریقی آبادی کے اعداد و شمار یہ ہیں:

کل آبادی	۷۵۸۳۹۴۰۰۰

مسیحی آبادی	۳۵۰۸۹۲۰۰۰
مسلمان آبادی	۳۰۶۶۰۶۰۰۰

ان اعداد و شمار کا ماخذ ''انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا بک آف دی ائیر-۱۹۹۸ء'' ہے، اور اعداد و شمار وسط ۱۹۹۷ء کے ہیں۔ مزید براں براعظم افریقہ کے بعض جنوبی ممالک میں مسیحی آبادی ''کرسچینٹی ٹوڈے'' کے دعوے کے برعکس ستر فیصد سے بھی کم ہے۔ مذکورہ چند ممالک کی مسیحی آبادی کی تفصیلات ملاحظہ ہوں:

برونڈی	۶۷ فیصد
جنوبی افریقہ	۶۸ فیصد
رونڈا	۶۵ فیصد
سوازی لینڈ	۶۰ فیصد
کانگو	۵۰ فیصد
کینیا	۶۶ فیصد

''کرسچینٹی ٹوڈے'' کے حوالے سے مزید لکھا گیا ہے: ''۱۹۴۹ء میں چین میں صرف تیس لاکھ کیتھولک اور پندرہ لاکھ پروٹسٹنٹ تھے۔ آج قابلِ اعتماد اندازے کے مطابق کیتھولک آبادی ایک کروڑ بیس لاکھ اور پروٹسٹنٹ چھ کروڑ تیس لاکھ ہے (ص ۹۱)''، مگر ''ہچنسن گائڈ ٹو کنٹریز آف ورلڈ'' (Hutchinson Guide to Countries of the World) کے ۱۹۹۷ء کے ایڈیشن کے مطابق کیتھولک تیس لاکھ سے ساٹھ لاکھ اور پروٹسٹنٹ تیس لاکھ ہیں۔

اسی پیراگراف میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ''انڈونیشیا پہلا مسلم اکثریتی ملک ہے جہاں لوگ اسلام سے حلقۂ مسیحیت میں آئے ہیں۔ بعض افراد کے جائزے کے مطابق آبادی کا پانچواں حصہ مسیحی ہے، اگرچہ اس ساری آبادی کا مذہبی پس منظر اسلام کا نہیں ہے (ص ۹۱)۔''

اب ذرا ''ہچنسن گائڈ'' کے اعداد وشمار دیکھیے:

انڈونیشیا کی کل آبادی	۱۸۷۷۲۶۰۰۰ (۱۹۸۹ء)
مسلمان	۸۸ فیصد
مسیحی	۱۰ فیصد
بدھ، ہندو اور دوسرے	۲ فیصد

''دی ورلڈ المینک اینڈ بک آف فیکٹس'' (۱۹۹۹ء) نے انڈونیشیا کی آبادی کے تازہ ترین اعداد وشمار یہ دیے ہیں۔

کل آبادی	۲۱۲۹۴۱۸۱۰
مسلمان	۸۷ فیصد
پروٹسٹنٹ	۶ فیصد

مستند کتابوں کے اعداد وشمار سے بخوبی واضح ہے کہ ''کرسچینٹی ٹوڈے'' کی فراہم کردہ اطلاعات ازحد غلط، خودساختہ اور گمراہ کن ہیں۔ اگر ان سے مسلمانوں میں مایوسی پھیلانا مقصود نہیں تو کم ازکم مسیحیت کی اشاعت میں کامیابی کے نام پر مسیحی ذرائع سے رقوم ہڑپ کرنا مقصود ہے۔

''عالم اسلام اور عیسائیت'' میں اِن فرضی اعداد وشمار کا پردہ چاک ہونا چاہیے تھا۔---

[''عالم اسلام اور عیسائیت'' بالعموم مسیحی ذرائع سے عالم اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں معلومات پیش کرتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ان معلومات سے ہمارا کاملاً اتفاق ہو، نیز ''عالم اسلام اور عیسائیت'' کے قارئین کو فراہم کردہ معلومات سے اختلافات کا پورا پورا حق حاصل ہے، جس کا اظہار جریدے کے صفحات سے ہوتا رہتا ہے۔ مدیر]